

حفظ کے خواہش مند حضرات کیلئے

قرآن کریم حفظ کرنے کے

بارہ سنہری گر

تحریر و ترتیب: محمد ظہیر الدین بھٹی جہلم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اس کی تلاوت باعثِ سعادت دارین ہے۔ اس کا حفظ کرنا دنیا و آخرت کی بھلائی کو یکجا کرنا ہے۔ گھروں اور مدرسوں میں بچے اور بچیاں قرآن شریف حفظ کر رہی ہیں۔ بڑی عمر کے لوگ بھی حفظ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں پر قرآن شریف کو اچھی طرح اور جلدی حفظ کرنے کیلئے بارہ سنہری اصول بیان کئے جاتے ہیں، امید ہے کہ ان کو بروئے کار لاکر حفظ قرآن زیادہ بہتر ہو سکے گا۔

۱۔ **خلوص:** اخلاص نیت پر عمل کی قبولیت کی بنیاد ہے۔ ارشاد الہی ہے: ﴿فَاعْبُدِ اللَّهَ مَخْلَصًا لَهُ الدِّينَ. اِلَّا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ﴾ (الزمر: ۲-۳) ترجمہ ”پس تم اللہ ہی کی بندگی کرو۔ دین کو اسی کیلئے خالص کرتے ہوئے۔ خبردار! دین خالص اللہ کا حق ہے۔“ اگر کوئی شخص دکھلاوے اور مشہوری کیلئے قرآن شریف پڑھتا ہے تو وہ اجر و ثواب سے محروم رہتا ہے۔ لہذا سب سے پہلے اپنی نیت کا جائزہ لیجئے۔ اپنے بچوں کو بھی بتائیے کہ اقوال و اعمال میں نیت کا کیا مقام ہوتا ہے۔ لہذا وہ جو کچھ بھی کریں، ان کی نیت درست ہو۔

۲۔ **سرخیزی:** مومن کائنات کے بیدار ہونے کے ساتھ ہی جاگتا ہے۔ صبح سویرے کا وقت یاد کرنے کیلئے بہت موزوں ہے۔ جب سورج اللہ کی مخلوق پر طلوع ہوتا ہے، اس وقت مومن اپنے سینے میں قرآن کی کرنوں کو سمیٹ رہا ہوتا ہے۔ صبح سویرے ذہن زیادہ صاف، دماغ تازہ دم، قراءت عمدہ، وقت کافی اور برکت زیادہ عام ہوتی ہے۔ صبح کی برکت نبی اکرمؐ کو بہت محبوب تھی۔ آپؐ کا ارشاد ہے:

(بورک لأمتی فی بکورھا) (بخاری شریف) ترجمہ: ”میری امت کیلئے اس کی صحیح تیزی میں برکت رکھ دی گئی ہے۔“

جب آپ نئے دن کا آغاز قرآن شریف کے حفظ و تلاوت سے کریں گے تو قرآن شریف آپ کو اچھی طرح یاد ہوگا۔ نیز آپ قرآن شریف کی برکت سے سارا دن چستی، ہوشیاری، بیداری اور شرح صدر کے ساتھ گزاریں گے۔

۳۔ **چپ رہ کر غور سے سننا:** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَإِذَا قُرءَ الْقُرآنَ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الاعراف ۲۰۴) ترجمہ: ”جب قرآن (تمہارے سامنے) پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو جائے۔“ چپ رہ کر خاموشی سے سننا باعث نزول رحمت ہے۔ یہ تدبیر و فہم کی کلید ہے۔ استغراق و علم کا مثالی ذریعہ ہے۔ طالب علم کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اس کا عادی بنائے۔ اس کی اہمیت بولنے سے کچھ کم نہیں بلکہ بعض مرتبہ تو اس کی اہمیت بولنے سے بھی زیادہ ہے۔ خاموش رہ کر غور سے سننے سے توجہ کو یکجا اور مرکوز کرنے کا موقع ملتا ہے۔

۴۔ **نطق و قراءت کی تصحیح:** ہمارے اس دور میں وسائل و ذرائع کی بہتات ہے۔ سمعی و بصری وسائل و ذرائع کی کثرت کے باوجود کسی اچھے قاری کے سامنے پڑھنا، اپنی جگہ بہت اہم ہے۔ لہذا آپ کو چاہئے کہ آپ با آواز بلند سنائیں۔ آنحضرت ﷺ اُفح العرب ہونے کے باوجود حضرت جبرائیلؑ کو قرآن مجید زبانی سناتے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے: ”رسول اکرمؐ سال میں ایک مرتبہ رمضان شریف میں حضرت جبرائیلؑ کو قرآن شریف سناتے تھے۔ جس سال آپؐ نے انتقال فرمایا، اس میں دو مرتبہ قرآن شریف حضرت جبرائیلؑ کو سنایا۔“

آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کو بھی قرآن شریف زبانی سکھاتے تھے۔ صحابہؓ نے آپؐ سے سیکھا اور پھر اپنی آئندہ نسلوں کو سکھایا۔ لہذا کسی کو سنانا ضروری ہے۔ خواہ قاری خود بھی کتنا ہی فصیح و عظیم کیوں نہ ہو۔ اگر کسی اچھے قاری کو پورا قرآن شریف سنانے کا موقع نہ ملے تو کم از کم ابتداء میں اسے سنائے اور وہ حصہ ضرور سنائے جس میں غلطی یا شبہ کا امکان ہو۔

۵۔ **روزانہ کے حفظ کی مقدار مقرر کرنا:** کبھی کبھی حفظ کرنے والے کا جی چاہتا ہے کہ وہ زیادہ مقدار میں بہت سی آیات یا سورتیں حفظ کرے۔ مگر چند دنوں کے بعد اسے احساس ہوتا

ہے کہ اس نے غلطی کی۔ اس لئے کہ ایک دفعہ یاد کر لینا کافی نہیں بلکہ حفظ کردہ مقدار کو اپنے حافظ میں برقرار رکھنا ضروری ہے۔ یکبار زیادہ مقدار میں حفظ کیا ہو اسبق جلد ہی بھولنے لگتا ہے۔ حفظ کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اسے پھر زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے اور وہ ایسی ذمہ داری اپنے سر لے لیتا ہے جس کے اٹھانے کی وہ سکت نہیں رکھتا۔ اسے اپنے حفظ پر اعتماد نہیں رہتا۔ جلد ہی زائد مقدار میں حفظ کرنے کا جذبہ مائد پڑ جاتا ہے۔ لہذا حافظ کو یہ پہلے سے ہی طے کر لینا چاہئے کہ وہ ایک دن میں کتنی مقدار میں آیات آسانی سے اور اچھے طریقے سے حفظ کر سکتا ہے۔ بس اتنی مقدار پر ہی اکتفا کریں اور اس سے زیادہ حفظ نہ کریں۔ اگر پھر بھی متعین مقدار سے زیادہ حفظ کرنے کو جی چاہے تو پہلے سے حفظ کردہ قرآن شریف کو دہرانے پر توجہ دیں۔

۶۔ **حفظ کردہ قرآن شریف کی نماز میں تلاوت:** اپنے حفظ کئے ہوئے قرآن شریف کو اپنے حافظ میں جمانے اور برقرار رکھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ اسے نماز میں پڑھا کریں۔ مثلاً صبح کی نماز میں اگر سورۃ البقرۃ کے پہلے چار رکوع پڑھیں تو ظہر کی نماز میں پانچویں رکوع سے پڑھنا شروع کریں۔ اس کے بعد عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں، جس ترتیب سے یاد کیا ہے اسی ترتیب سے پڑھتے چلے جائیں۔ فرضوں، سنتوں و نفلوں میں بھی پڑھیں۔ خاص طور پر جہری نمازوں میں اس کا اہتمام کریں۔ جہری نمازوں میں اس وقت پڑھیں جب آپ کو اچھی طرح یاد ہو چکا ہو اور بالخصوص جب آپ نماز پڑھا رہے ہوں۔ اگر آپ کو نماز کے دوران کچھ شک پڑے یا کوئی تشابہ لگے تو وہ آیات پڑھ کر اپنی نماز ختم کر دیں جو آپ کو اچھی طرح یاد ہیں۔ پھر نماز کے فوراً بعد، شک کے مقامات کو اچھی طرح یاد کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو پھر آپ کبھی بھی ان آیات کو نہیں بھولیں گے۔

۷۔ **حفظ کیلئے ایک چھاپے کا نسخہ رکھیں:** اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر جگہ قرآن شریف کے کئی چھاپہ خانوں اور ملکوں کے چھپے ہوئے قرآن شریف ملتے ہیں۔ ایک نسخہ میں ایک صفحہ پر موجود آیات، ضروری نہیں کہ دوسرے نسخہ کے اس صفحہ پر بھی وہی ہوں۔ لہذا کسی ایک کپنی کا چھاپا ہوا ایک سائز کا قرآن شریف اپنے پاس رکھیں اور صرف اسی سے یاد کریں۔ اس لئے کہ کانوں اور دل کے ساتھ آنکھیں بھی یاد کرتی ہیں۔ حافظ کو چاہئے کہ جس نسخہ سے یاد کر رہا ہے، اسی کپنی کے اسی طرح کے کئی نسخے خرید لے تاکہ اگر ایک نسخہ ادھر ادھر ہو جائے تو اسے پریشانی نہ ہو۔ اب اس نسخہ کو ہرگز تبدیل نہ کرے۔ قرآن شریف کے جس صفحہ پر جو آیات جہاں ہیں، حفظ کرتے ہوئے کثرت تلاوت و قرأت

اور قرآن کے ناظرہ پڑھنے سے وہی ذہن پر نقش ہو جاتی ہیں۔ نسخہ تبدیل کر لینے یا متعدد چھاپہ خانوں کے نسخہ سے حفظ کرنے سے یہ نقش بکھر جاتے ہیں اور توجہ مرکوز نہیں ہو پاتی۔ لہذا حفظ کیلئے صرف ایک نسخہ رکھیے اور اسے گھر میں ”المصحف الامام“ کا نام دیجیے۔

۸۔ **سمجھ کر پڑھنا:** جو شخص قرآن کریم کے مطالب و معانی سے بے خبر ہے، حفظ کرنا اس کیلئے زیادہ مشکل ہے۔ اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی۔ حافظ کو چاہئے کہ جن آیات کو حفظ کرنا چاہتا ہے ان کی سادہ اور آسان تفسیر بھی پڑھ لے۔ بچوں کیلئے اتنا ہی کافی ہو گا کہ وہ الفاظ کے معنی جان لیں اور سورۃ سے ان آیات کا تعلق معلوم کریں نیز یہ کہ ان آیات کا تعلق کس موضوع سے ہے۔ اس سے حفظ میں آسانی ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ حفظ کرنے والے اپنے فہم و سمجھ پر انحصار کریں۔ نہیں، انہیں حفظ ہی پر اعتماد کرنا ہوگا۔ بار بار حفظ کرنا ہوگا، حتیٰ کہ حفظ ان کی فطرت میں شامل ہو جائے۔

۹۔ **مسلسل اور روزانہ تلاوت:** حافظ تلاوت قرآن کو اپنا روزانہ کا معمول بنا لے اور اس میں کبھی تاغذ نہ کرے۔ ایک دفعہ قرآن شریف ختم کرے تو پھر اسے پڑھنا شروع کر دے۔ قرآن مجید عام باتوں کو یاد رکھنے سے بالکل الگ ہے۔ یہ بہت جلد بھول جاتا ہے۔ شاید اس بھول جانے میں حکمت یہ ہو کہ اسے مسلسل پڑھا جائے۔ اس کے حفظ و تلاوت میں سستی نہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں: (والذی نفسی بیدہ لہو اشد تفلتاً من الإبل فی عقلها) (متفق علیہ) ترجمہ: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ قرآن شریف بندھے ہوئے اونٹ سے بھی زیادہ نکل بھاگنے والا ہے۔“ لہذا آپ کبھی اپنے حفظ پر بھروسہ نہ کیجئے بلکہ ہمیشہ کسی دوسرے حافظ کو سنائیے۔ اس کے ساتھ دُور کیجئے۔ باری باری ایک دوسرے کو سنئیے اور سنائیے۔ اس لئے کہ صرف دیکھ کر پڑھنے سے غلطیوں پر نظر نہیں پڑتی کسی اچھے حافظ کے ساتھ دُور کئے بغیر غلطیوں کی اصلاح ناممکن ہے۔ رسالت مآب فرماتے ہیں: ”صاحب قرآن کی مثال، بندھے ہوئے اونٹوں والے کی سی ہے، اگر انہیں باندھ کر رکھے گا تو وہ رہیں گے اگر کھول دے گا تو تتر بتر ہو جائیں گے۔“ (بخاری شریف)

۱۰۔ **متشابهات سے بچنا:** قرآن شریف کے وجوہ اعجاز میں سے ایک اس کے الفاظ و معانی میں مشابہت ہے۔ قرآن شریف میں تقریباً دو ہزار آیات ایسی ہیں جو آپس میں ملتی ہیں۔ کبھی تو بالکل ایک جیسی ہیں۔ کبھی ایک حرف کا اختلاف ہے۔ کبھی دو یا دو سے زیادہ کا اختلاف ہے۔ اس لئے

کوشش کیجئے کہ اپنے قرآن شریف کے ساتھ، قرآن شریف کی تفسیر آیات اور ان میں فرق پر کوئی رسالہ اپنے پاس رکھیے۔ یوں آپ کیلئے حفظ کو پختہ کرنے اور غلطی و خطا سے بچنے میں آسانی رہے گی۔ اس سلسلے میں آپ کو بیسیوں رسالے مل جائیں گے۔ جیسے کرمافی کارسالہ ”اسرار التکوار فی القرآن“ یا خطیب اسکافی کا ”درۃ التنزیل وغرۃ التاویل“ یا کرمافی ہی کا ایک اور رسالہ ”البرہان فی توجیہ متشابہة القرآن“

- ۱۱۔ **حفظ کیلئے موزوں عمر:** پانچ سال سے تقریباً 20 سال تک کی عمر حفظ کیلئے موزوں ہے۔ یہ حفظ اور توجہ مرکوز کرنے کا سنہری دور ہے۔ اس عمر میں یاد زیادہ ہوتا ہے، بھولتا کم ہے۔ آپ اس عمر کو قیمت سمجھیے اور اپنے دل و دماغ کی صاف تختی پر ان آیات کو کندہ کر لیجئے۔
- ۱۲۔ **آداب تلاوت:** قرآن شریف پڑھتے وقت آداب تلاوت کو ملحوظ رکھا جائے۔ اس سے آیات کے ثبات و دل جمعی اور حلاوت و شیرینی میں یقیناً اضافہ ہوگا۔

جہلم میں دو نئی مساجد کا قیام

جامعہ علوم اُثریہ کے زیر انتظام بلال ٹاؤن اور ڈھوک صوبیدار میں دو نئی خوبصورت مساجد کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ یاد رہے کہ بلال ٹاؤن میں یہ تیسری مسجد اہل حدیث ہے۔ اس سے پہلے جامع مسجد علیا اہل حدیث اور مسجد عمر فاروق اہل حدیث تعمیر کر دی گئی تھیں اور ان میں نماز پنجگانہ باجماعت کے علاوہ صبح و شام قرآن پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا نئی مساجد میں رمضان المبارک سے نماز تراویح کے ساتھ ساتھ باقاعدہ خطبہ جمعہ اور نماز پنجگانہ باجماعت کے علاوہ بچوں کیلئے قرآن مجید کی تعلیم کا اہتمام بھی کر دیا گیا ہے۔

دعائے صحت سگی اپیل

سیٹھی محمد عارف صاحب کے والد محترم سیٹھی محمد عظیم صاحب (عظیم جزل سٹور مین بازار جہلم) کافی دنوں سے سخت علیل ہیں۔ احباب جماعت سے اپیل ہے کہ وہ ان کی جلد صحت یابی کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا کے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین